ان من الشعر لحکمۃ (الحدیث)

اردو عروض میں ایک مختصر اور آسان رسالہ

شاعری سیکھئے!

مع

گلہائے عقیدت

تالیف

محمد طارق قاسمی مظاہری
مدرس جامعہ قاسم العلوم نیازیہ نوح (میوات) ہریانہ
08053772480

Scanned by CamScanner

ان من الشعر لحكمة (الحديث)

اردو عروض میں ایک مختصر اور آسان رسالہ

شاعری سیکھئے!

مع

گلہائے عقیدت

تالیف

محمد طارق قاسمی مظاہری

مدرس جامعہ قاسم العلوم نیازیہ نوح (میوات) ہریانہ

08053772480

یونس کمپیوٹرس
محمد عتیق ضیا انصاری
8006079087

Scanned by CamScanner

تفصیلات

نام کتاب .... شاعری سیکھئے! مع گلہائے عقیدت

مؤلف: .... مفتی محمد طارق قاسمی مظاہری لکھیم پور
08053772480

تعداد صفحات ۶۴

کمپوزنگ .... قاسمی کمپیوٹرس بڑکلی چوک نگینہ میوات (ہریانہ)
9050651001

سیٹنگ .... محمد عتیق ضیا انصاری (سیتاپوری)
#8006079087

ملنے کا پتہ

دیوبند اور سہارنپور کے مشہور کتب خانے

Yunoos Computers#8006079087

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

صفحہ	مضامین	نمبر شمار	صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۳۶	حمد پاک	۱۸	۴	انتساب	۱
۳۸	نعت پاک	۱۹	۵	اظہار مسرت	۲
۴۰	نعت پاک	۲۰	۶	تعارف کتاب	۳
۴۲	نعت پاک	۲۱	۸	پیش لفظ	۴
۴۴	نعت پاک	۲۲	۱۱	ھدایات	۵
۴۵	نعت پاک	۲۳	۱۳	مقدمہ	۶
۵۱	نمونہ معجزات	۲۴	۱۶	بحر اور اسکی قسمیں	۷
۴۷	نعت پاک	۲۵	۱۶	زحاف	۸
۵۹	نعت پاک	۲۶	۱۸	تقطیع اور اس کے اصول وضوابط	۹
۵۵	الوداعی ترانہ	۲۷	۱۸	اصول تقطیع	۱۰
۵۳	مسلمانوں سے خطاب	۲۸	۲۰	مفرد بحروں کا نقشہ	۱۱
۵۷	مسلمانوں کا ماضی اور حال	۲۹	۲۱	مرکب بحروں کا نقشہ	۱۲
۵۹	جامعہ بیت العلوم	۳۰	۲۲	قواعد تقطیع	۱۳
۶۱	مناجات	۳۱	۲۶	تقطیع کی مشق	۱۴
۶۲	حمد پاک	۳۲	۳۰	شعر کہنے کا طریقہ	۱۵
		۳۳	۳۱	چند مزاحف بحریں	۱۶
			۳۵	گلہائے عقیدت	۱۷

Scanned by CamScanner

انتساب

(۱) اپنے والدین محترمین کے نام جن کی سعی پیہم، آہ سحر گاہی اور دعاء نیم شبی کی بدولت احقر اس مقام تک پہونچا ہے۔

(۲) ام المدارس مادر علمی دار العلوم دیوبند اور مرکز علم وفن جامعہ مظاہر علوم سہارنپور کے نام جن کی کوکھ سے بے شمار مفسرین، محدثین، محققین، مصنفین اور مؤلفین نے جنم لیا۔

(۳) ان تمام مشفق ومربی اساتذۂ کرام کے نام جن کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کی وجہ سے احقر کے اندر کچھ لکھنے اور پڑھنے کا شعور پیدا ہوا۔

Scanned by CamScanner

اظہار مسرت

بقلم حافظ محمد ثاقب ندیم

باسمہ تعالیٰ

قارئین کرام! شاعری فطرت کی پکار، روح کی آواز اور زندگی کا جمال ہے، اور یہ بھی ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ جب خیالات وتصورات کو فن کی گود میں انگڑائی لینے کا موقع ملتا ہے تو وہ شعر کے لباس میں ملبوس ہو کر نمودار ہوتے ہیں، بہت سے وہ اچھے کام جو نثر سے حل نہیں ہوتے ہیں وہ شعر کے ایک چھوٹے سے مصرع سے حل ہو جاتے ہیں، حدیث پاک میں آتا ہے"ان من الشعر لحکمۃ" کہ بعض اشعار حکمت پر مبنی ہوتے ہیں، صحابہ کرامؓ میں بھی بہت سے حضرات شاعر تھے جیسے حضرت حسان بن ثابت حضرت عبداللہ بن رواحہؓ وغیرہ

اسی سلسلے میں برادر مکرم مفتی محمد طارق صاحب قاسمی مظاہری نے (جن کو اللہ نے ہر فن میں عبور عطا کیا ہے) ایک نہایت ہی جامع کتاب "شاعری سیکھئے مع گلہائے عقیدت" لکھی ہے، جو حضرات شاعری سیکھنے کے متمنی ہیں وہ اس کتاب کو پڑھ کر جلد از جلد شاعر بن سکتے ہیں، بہت سے حضرات اپنے کلام کی تصحیح محترم سے کراتے ہیں، احقر کو بھی موصوف نے فن شاعری کے بارے میں بہت کچھ سکھایا ہے۔

اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کتاب کو مشرف قبولیت سے نوازے! آمین۔

محمد ثاقب بن مولانا عبدالرؤف صاحب قاسمی

لھبڑی ضلع لکھیم پور کھیری

Scanned by CamScanner

تعارف کتاب

بقلم حضرت مولانا محمد شمیم صاحب حنفی اعظمی قاسمی

مدرس جامعہ قاسم العلوم نیازیہ نوح (میوات) ہریانہ

باسمہ تعالیٰ

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو تم وقت کے صفحات پر
نسل نو سے بس یہی تو رابطے رہ جائیں گے

واقعی یہ امر مسلم ہے کہ ہر ایک فن کے کچھ نہ کچھ ضروری قواعد وضوابط ہوتے ہیں جن کو قید حفظ وضبط میں لانے کے بعد ہی فن مطلوب کا کوئی طالب خود کو ایک ماہر فن اور معتبر فنکار کی حیثیت سے امت کے سامنے پیش کرسکتا ہے، بدون حفظ اصول نہ تو کوئی اہل فن حضرات کی نظروں میں اچھا سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی اس کی پیش کردہ عبارت قابل دید وسموع بن سکتی ہے، الغرض فن شاعری بھی مستقل ایک محبوب فن ہے جس کے ضروری اصول وضوابط ہیں یہی وجہ سے ہے کہ اگر اشعار بحور اور اوزان کے تحت ہوں گے تو وہ معتبر اور قابل التفات ہوں گے ورنہ معنی خیز ہونے کے باوجود بھی وہ ساقط الاعتبار ہو جائیں گے۔

چنانچہ عہد گذشتہ کی بے شمار جہاندیدہ عظیم شخصیات ہیں جنھوں نے فن شاعری کے قواعد وضوابط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اپنے وسیع مطالع اور دیرینہ تجربات کی روشنی میں دریا بکوزہ کے عین مصداق بہترین اشعار کو صحیفۂ کائنات کے حسین اوراق پر ثبت کر کے شہرت عام اور بقائے دوام حاصل کی ہے جن کے تابندہ نقوش اور لافانی خدمات کو تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکتی۔

خداوند قدوس کا بے پایاں فضل وکرم ہوا کہ اس نے ایک عظیم شخصیت (جن سے راقم السطور نے بھی اکتساب فیض کیا اور فن شاعری کے اصول وضوابط اور تقطیع وغیرہ کی مشق وتدریب براہ راست سیکھی ہے) حضرت اقدس مولانا ومفتی محمد طارق صاحب قاسمی مظاہری استاذ جامعہ قاسم العلوم نیازیہ کے دل میں یہ داعیہ پیدا کیا کہ وہ فن شاعری کے اصول وقواعد کو یکجا کرکے شائقین کے قلوب کی تسکین کا سامان فراہم کریں۔

چنانچہ حضرت مفتی صاحب نے لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر بہت زیادہ غور وفکر اور حک واصلاح کے بعد جدید اسلوب میں فن شاعری کے ضروری اصول وقواعد کو "شاعری سیکھئے مع گلہائے عقیدت" نامی کتاب میں بڑے سلیقے سے مرتب کیا ہے، عبارت مختصر، سادہ، سلیس، عام فہم اور معنی خیز ہونے کے ساتھ ساتھ فن کے پورے موضوع پر حاوی بھی ہے۔

میرا صرف یہ خیال ہی بلکہ یقین ہے کہ اس بہترین اور لاجواب کتاب کا مطالعہ اس راہ کے رہرو کے لئے خضر راہ اور فن کے شائقین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا، لہذا اس فن کے خواہاں وتمنیان حضرات سے میری پر خلوص خیر خواہانہ درخواست ہے کہ اس کتاب کو بغور پڑھیں، قواعد وضوابط کو صحیح طریقہ سے استعمال کریں اور اس فن کی جان تقطیع کی زیادہ سے زیادہ مشق کرکے اس فن پر قابو یافتہ ہونے کی پوری پوری سعی کریں۔ اللہ کی ذات عالی سے پوری امید ہے کہ اس مختصر عمل کے ذریعہ بہت جلد شعر کہنا اور اشعار کو قواعد پر پرکھنا سیکھ جائیں گے۔ پھر اس کے بعد آپ بھی دینی واسلامی اشعار کے ذریعہ نسل نو کیلئے تابندہ نقوش کی شکل میں پیغام جاوداں آسانی سے پیش کرسکتے ہیں۔ ناچیز کی یہ دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی علمی وقلمی کاوش کو شرف قبولیت سے نواز کر راغبین وطالبین کیلئے راحت کا سامان بنا کر اس کے افادہ کو عام وتام فرمائے اور مزید علمی ودینی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے! آمین۔

محمد شمیم اعظمی قاسمی

مدرس جامعہ قاسم العلوم نیازیہ نوح (میوات) ہریانہ

Scanned by CamScanner

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بندہ پر تقصیر اپنی اس حقیری کاوش کو ہدیۂ قارئین کرنے پر بے انتہا خوشی و مسرت محسوس کر رہا ہے، میں اس پر خدائے برتر و بالا کا جتنا شکریہ ادا کروں کم ہے، کیوں کہ یہ محض فضلِ رب اور کرم مولیٰ ہے کہ اس نے مجھ جیسے عاجز و درماندہ شخص کو قلم اٹھانے اور چند سطور تحریر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ورنہ میری بساط علم وفکر ہی کیا ہے۔

''ایاز قدر خود بشناس''

اس بات سے ہر شخص واقف ہے کہ شعر و شاعری مخاطب کے سامنے دلنشیں اور دلچسپ انداز میں اپنی بات پیش کرنے اور اپنے جذبات کا اظہار کرنے کا ایک عمدہ طریقہ ہے۔ شاعر کبھی معمولی سی بات کو ایسے خوبصورت اور اچھوتے انداز میں کہہ جاتا ہے کہ وہ بات ہر خاص و عام کے لئے لطف اندوزی کا باعث ہو جاتی ہے، اور کبھی معمولی سے واقعے کی منظر کشی ایسے دلکش انداز میں کرتا ہے کہ پڑھنے او رسننے والے عش عش کر اٹھتے ہیں اور اسے دادِ تحسین دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر علماء کرام نے بھی شعر و شاعری کے ذریعہ اپنے دل میں پیدا ہونے والے جذبات کا اظہار کیا ہے، لیکن چوں کہ ان کے قلوب اللہ اور اسکے رسول کی محبت میں سرشار تھے اس لئے انہوں نے اصناف سخن (حمد، نعت، غزل، قصیدہ، مرثیہ وغیرہ) میں سے حمد و نعت اور اصلاحی نظموں کو ہی اپنا مقصد و محور بنایا اور اپنے پاکیزہ خیالات کو اشعار کی لڑی میں پرو کر اللہ اور اسکے رسول سے محبت کا ثبوت پیش کیا، میں بھی چوں کہ انہیں اکابر کے خوشہ چینوں میں سے ہوں اس لئے میں نے علم عروض تو سیکھا ہے لیکن کلام کو موزون کرنے میں رخ وہی اختیار کیا ہے جو ہمارے

Scanned by CamScanner

اکابر مولانا قاسم نانوتویؒ، مولانا اسعد اللہ رامپوریؒ، خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ، قاری طیب صاحبؒ، اور قاری صدیق احمد باندویؒ وغیرہ کا رہا ہے، اللہ تعالیٰ اسی رخ پر قائم رکھے اور بندۂ گنہ گار کا حشر بھی انہیں بزرگانِ دین کے ساتھ فرمائے۔ آمین

دیگر علوم وفنون کی طرح فن شاعری بھی ایک مستقل فن ہے جسے ''فن عروض'' یا ''علم عروض'' کہا جاتا ہے، اور جس طرح ہر علم وفن کے کچھ قواعد وضوابط اور اصول ہوتے ہیں اسی طرح اس علم (علم عروض) کے بھی کچھ مخصوص قواعد وضوابط اور اصول ہیں جن کا لحاظ کئے بغیر شعر کہنا ممکن نہیں ہے۔

دیگر علوم کے مقابلے میں علم عروض آسان بھی ہے اور مختصر بھی، اس کے باوجود اردو عروض میں کوئی ایسی کتاب دیکھنے میں نہیں آئی جسے پڑھ کر آسانی کے ساتھ اس علم کو حاصل کیا جا سکے، ایک دو کتابیں اگر ہیں بھی تو وہ ایسی مشکل اور پیچیدہ ہیں کہ ان کو پڑھ کر مبتدی طلبہ کا ذہن الجھنوں کا شکار ہو جاتا ہے اور وہ ہمت ہار بیٹھتے ہیں، یہی سوچ کر مجھے اس بات کا احساس ہوا کہ اردو عروض میں کوئی ایسا رسالہ ہونا چاہئے جس میں مختصر اور سہل انداز میں عروض کے قواعد وضوابط کو بیان کیا گیا ہو، اسی مقصد کے پیش نظر میں نے یہ مختصر رسالہ بنام ''شاعری سیکھئے'' تحریر کیا ہے اور مزید آسانی پیدا کرنے کے لئے اس کے ساتھ اپنا مجموعۂ کلام ''گلہائے عقیدت'' بھی منسلک کر دیا ہے، اس فن کے خواہاں حضرات سے قوی امید ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھ کر علم عروض کو بقدر ضرورت حاصل کریں گے اور کلام منظوم کے ذریعہ دینی خدمات انجام دیں گے، اللہ تعالیٰ ناچیز کی اس حقیر سی کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے! آمین۔

اس موقع پر میں اپنے والد مکرم جناب مولانا عبدالرؤف صاحب قاسمی مد ظلہ العالی کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں جن کے قیمتی مشوروں نے قدم قدم پر رہنمائی فرمائی۔

Scanned by CamScanner

اور میں اس موقع پر مولانا عبدالوہاب صاحب (میواتی) استاذ جامعہ قاسم العلوم نیازیہ کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میرا ہر ممکن تعاون کیا ،اسی طرح جامعہ نیازیہ کے دیگر اساتذۂ کرام حضرت مولانا مفتی محمد مشتاق صاحب، مولانا محمد حنیف صاحب اور مولانا محمد عمر صاحب وغیرہ کا بھی بے حد ممنون ہوں جو دوران تالیف اپنی مستجاب دعاؤں اور مفید مشوروں سے نوازتے رہے، نیز اس موقع پر ناسپاسی ہوگی اگر میں شکریہ ادا نہ کروں اپنے رفیق محترم مولانا محمد اخلاق صاحب مظاہری، قاری علیم الدین صاحب، مولوی عبدالمعین صاحب، اپنے چھوٹے بھائی محمد شاہد سلمہ اور اپنے عزیز شاگرد مسعود المظفر سلمہ امبیڈکرنگری کا جن کے مشورے سے میں نے یہ رسالہ تحریر کیا ہے، لہذا میں ان تمام حضرات کا بھی تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایان شان بدلہ عنایت فرمائے! آمین۔

آخر میں قارئین سے مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی فروگذاشت یا کوتاہی دیکھیں تو ناچیز کو مطلع فرما کر احسان عظیم فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالے کو فن عروض کے شائقین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور بنائے اور اس کے نفع کو عام فرمائے۔

(آمین)

محمد طارق قاسمی مظاہری

بن مولانا عبدالرؤف صاحب قاسمی

ساکن رام نگر لھبڑی ضلع لکھیم پور (یوپی)

مدرس جامعہ قاسم العلوم نیازیہ (میوات) ہریانہ

۵/ جمادی الاخریٰ ۱۴۳۶ھ

مطابق ۲۶/ مارچ ۲۰۱۵ء

Scanned by CamScanner

هدایات

طلبہ کرام مندرجہ ذیل ہدایات پر ترتیب وار عمل کریں

(۱) سب سے پہلے مقدمہ کو دو تین مرتبہ پڑھ لیں۔

(۲) اس کے بعد ''بحر اور اس کی قسمیں'' عنوان کے تحت جن باتوں کو بیان کیا گیا ہے ان کو زبانی یاد کر لیں۔

(۳) تقطیع علم عروض کی جان ہے، اس لئے اصولِ تقطیع کو غور سے پڑھیں اور سمجھیں۔

(۴) اس کے بعد کم از کم مفرد بحروں کو زبانی یاد کر لیں، بحر وافر کو (جو اردو میں مستعمل نہیں ہے) چھوڑ دیں۔

(۵) پھر قواعد تقطیع کو تین تین چار چار کر کے سمجھ لیں اور ذہن میں بٹھا لیں۔

(۶) قواعد تقطیع کو ذہن نشین کرنے کے بعد تقطیع کی مشق شروع کریں، اس کا طریقہ ''تقطیع کی مشق'' عنوان کے تحت دیکھ لیں۔

(۷) پھر ''گلہائے عقیدت'' میں جن اشعار کی تقطیع کی گئی ہے ان کو سمجھیں اور ہر نظم سے کم از کم ایک شعر کی تقطیع خود کریں۔

(۸) جب تقطیع کی اچھی طرح مشق ہو جائے تو شعر کہنے کا جو طریقہ کتاب میں بیان کیا گیا ہے اس کے مطابق شعر کہنا شروع کریں،

Scanned by CamScanner

لیکن تقطیع کی مشق مسلسل جاری رکھیں۔

(۹) مبتدی طلبہ کے لئے ایک پریشانی یہ سامنے آتی ہے کہ بہت سے اشعار کے بارے میں ان کی سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ یہ کس بحر میں ہے، لیکن تقطیع کی مسلسل مشق سے یہ پریشانی دور ہوجاتی ہے، لہذا آپ "گلہائے عقیدت" میں موجود نظموں میں سے ایک ایک یا دو دو شعر کی تقطیع کیجئے، اس کے بعد انشاءاللہ اشعار کا وزن آپ کی سمجھ میں خود بخود آنے لگے گا۔

(۱۰) بہت سے اشعار مزاحف بحروں میں ہوتے ہیں، جن مزاحف بحروں کو کثرت کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے انہیں آخر میں لکھ دیا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں۔

(۱۱) شعر کہنے کے دوران مضمون کی عمدگی اور دونوں مصرعوں میں ربط کا خیال رکھیں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

علم عروض کی تعریف:

علم عروض (علم شعر) وہ فن ہے جس سے کسی کلام کا وزن پر ہونا یا نہ ہونا معلوم ہو۔

علم عروض کا موضوع:

وہ انیس بحریں (اوزان) ہیں جن پر اشعار کہے جاتے ہیں۔

علم عروض کی غرض:

اپنے کلام کو وزن پر لانا اور کسی کلام کے بارے میں یہ معلوم کرنا کہ یہ وزن پر ہے یا نہیں۔

علم عروض کا موجد:

اس فن کا موجد خلیل بن احمد ہے جو نحو کا مشہور امام ہے، جس کی پیدائش ؁۱۰۳ھ میں اور وفات ؁۱۷۰ھ میں ہوئی۔

Scanned by CamScanner

شعر کی تعریف:

وہ کلام ہے جو کسی وزن پر ہو، ارادتاً اسے موزون کیا گیا ہو اور اسمیں قافیہ بھی ہو۔

تجزیہ:

شعر کی مذکورہ تعریف کے تین حصے ہیں۔ (۱) وزن (۲) قصد وارادہ (۳) قافیہ، تینوں کو الگ الگ بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) وزن:

وہ پیمانہ اور بٹا جس پر اگر کلام ہو تو شعر ہوتا ہے ورنہ شعر نہیں ہوتا ہے، وزن کو بحر بھی کہتے ہیں اس کا بیان آگے آجائے گا۔

(۲) قصد وارادہ:

کسی کلام کے شعر ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ قصداً و ارادتاً اسے وزن پر ڈھالا گیا ہو، لہذا اگر کوئی کلام بغیر قصد وارادے کے وزن پر آجائے تو اسے شعر نہیں کہیں گے، البتہ اگر غور وفکر کے بعد اس کا وزن پر ہونا معلوم ہوجائے تو اسے بھی شعر کہا جائے گا۔

(۳) قافیہ:

وہ ایک جیسے الفاظ جو مطلع اور بیت کے ہر مصرعے اور مطلق شعر کے دوسرے مصرعے کے آخر میں آتے ہیں وہ قافیہ کہلاتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

ردیف:

وہ کلمہ یا حروف جو قافیہ کے بعد بار بار آتے ہیں۔

مثال:

ان کی آمد ہوئی روشنی ہوگئی　　　دور دنیا سے سب تیرگی ہوگئی

اس شعر میں ''روشنی'' اور ''تیرگی'' قافیہ ہیں اور ''ہوگئی'' دونوں مصرعوں میں ردیف ہے۔

فائدہ:

شعر کے لئے قافیہ کا ہونا ضروری ہے بغیر قافیہ کے کوئی کلام شعر نہیں ہوگا لیکن ردیف کا ہونا ضروری نہیں ہے، ہاں ردیف سے شعر میں حسن پیدا ہوتا ہے، اسی لئے بہت سے اشعار میں قافیہ تو ہوتا ہے مگر ردیف نہیں ہوتا ہے

جیسے علامہ اقبال کا شعر ہے:

دیکھ کر رنگ چمن ہو نہ پریشاں مالی
کوکب غنچہ سے شاخیں ہیں چمکنے والی

اس شعر میں ''مالی اور والی'' قافیہ ہیں اور اس میں ردیف نہیں ہے۔

مصرع:

شعر کے دو ٹکڑوں میں سے ہر ایک ٹکڑے کو مصرع کہتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

جیسے رع دیکھ کر رنگ چمن ہو نہ پریشاں مالی

مطلع:

وہ شعر ہے جس کے دونوں مصرعوں میں قافیہ ہو جیسے

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

نعت، حمد اور غزل وغیرہ کا پہلا شعر عموماً مطلع ہوتا ہے اس کے بعد مطلق شعر آتے ہیں۔

حسن مطلع:

ایک مطلع کے بعد اگر دوسرا مطلع آئے تو اسے حسن مطلع کہتے ہیں جیسے ناچیز کی اس نعت میں۔

تصور میں اگر شہر مدینہ کوئی جائے گا
منور ہوگا اس کا ذہن دل بھی جگمگائے گا
محمد مصطفےٰ کی یاد جو دل میں بسائے گا
حقیقت ہے وہ محشر میں بھی کھل کر مسکرائے گا

مقطع:

نظم کا آخری شعر جسمیں شعراء عموماً اپنا تخلص (مختصر نام) استعمال کرتے ہیں جیسے:

کچھ تو پڑھیے کہ لوگ کہتے ہیں آج غالبؔ غزل سرا نہ ہوا

بحر اور اس کی قسمیں

وزن کا دوسرا نام بحر بھی ہے یعنی وہ پیمانے اور بٹے جن پر اگر کلام ہوتو وہ شعر ہوتا ہے ورنہ شعر نہیں ہوتا ہے۔

بحروں کی تعداد:

کل بحریں ۱۹ر ہیں، جن میں سے ۱۲ر بحریں اردو اشعار کے لئے ہیں پھر ان میں سے بھی چند استعمال کی جاتی ہیں۔

بحر کے ارکان:

بحر جن ٹکڑوں سے ملکر بنتی ہے ان کو اس بحر کے ارکان کہتے ہیں

جیسے بحر متقارب یہ ہے۔

فَعولُن فعولُن فعولُن فعولُن
فَعولُن فعولُن فعولُن فَعولُن

اس بحر میں ہر ''فعولن'' ایک رکن ہے اور یہ کہا جائے گا کہ اس بحر میں آٹھ ارکان ہیں۔

زحاف:

جو تغیر و تبدل بحر کے ارکان میں کیا جاتا ہے اس کو زحاف کہتے ہیں جیسے فعولُن کے آخر سے ایک ساکن حرف حذف کر کے فعولُ کہا جائے۔

زحاف کے بعد یہ انیس بحریں چالیس سے اوپر پہونچ جاتی ہیں

Scanned by CamScanner

جن میں سے چوبیس ۲۴ اردو میں مروج ہیں۔ جس بحر میں زحاف ہوا ہو اس کو مزاحف بحر اور جسمیں زحاف نہ ہوا ہو اسکو سالم بحر کہتے ہیں۔

بحر کی قسمیں:

بحر کی دو قسمیں ہیں: (۱) بحر مفرد (۲) بحر مرکب

بحر مفرد:

وہ بحر ہے جس میں ایک ہی رکن بار بار آئے جیسے بحر متقارب یہ ہے:

فَعولُن فعولُن فعولُن فعولُن

فَعولُن فعولُن فعولُن فَعولُن

اس میں ایک ہی رکن یعنی "فعولن" بار بار آ رہا ہے۔

بحر مرکب:

وہ بحر ہے جسمیں دو یا دو سے زیادہ الگ الگ قسم کے ارکان آئیں جیسے بحر منسرح یہ ہے:

مستفعِلُن مفعولاتُ مستفعِلُن مفعولاتُ

مستفعِلُن مفعولاتُ مستفعِلُن مفعولاتُ

اس بحر میں مستفعلن اور مفعولات دو الگ الگ قسم کے ارکان آ رہے ہیں۔

۱۹/ بحروں میں سے سات بحریں مفرد ہیں اور بارہ مرکب ہیں۔

••

Scanned by CamScanner

تقطیع اور اس کے اصول وضوابط

تقطیع کے لغوی معنی ہیں ٹکڑے ٹکڑے کرنا، اور اصطلاح شعر میں شعر کو بحر (وزن) کے ارکان پر ٹکڑے ٹکڑے کرنے کو تقطیع کہتے ہیں، علم عروض میں تقطیع کی بڑی اہمیت ہے، گویا کہ تقطیع ہی علم عروض کی اصل ہے، چنانچہ عظیم ادیب اور شاعر علامہ اخلاق حسین دہلویؒ لکھتے ہیں ''اس پر قابو پا لینا عروض پر حاوی ہو جانے کے مترادف ہے، یہ کام جس کو آ گیا تو گویا عروض آ گیا'' (فن شاعری)

اصول تقطیع:

تقطیع میں شعر کے متحرک حرف کو بحر کے متحرک حرف کے مقابلہ میں اور شعر کے ساکن حرف کو بحر کے ساکن حرف کے مقابلہ میں لانا ہوتا ہے، حرکت خواہ کوئی سی بھی ہو، مثلاً طوطا، مینا، عامر، طارق، ان سارے الفاظ کا وزن فَعْلُنْ ہے، یعنی جس طرح سے فعلن میں پہلا حرف یعنی ''فاء'' متحرک ہے اسی طرح ان تمام الفاظ کا پہلا حرف متحرک ہے، فعلن میں دوسرا حرف یعنی ''ع'' ساکن ہے تو ان الفاظ میں بھی دوسرا حرف ساکن ہے، فعلن میں تیسرا حرف یعنی ''لام'' متحرک ہے تو ان الفاظ میں بھی تیسرا حرف متحرک ہے اور فعلن میں چوتھا حرف یعنی ''نون'' ساکن ہے تو ان الفاظ میں بھی چوتھا حرف ساکن ہے۔

Scanned by CamScanner

متحرک	ساکن	متحرک	ساکن
فَ	عْ	لُ	نْ
طُ	وْ	طَ	اْ

اسی طرح ''اگر ہوتے'' مفاعیلن کے وزن پر ہے:

متحرک	متحرک	ساکن	متحرک	ساکن	متحرک	ساکن
مَ	فَ	اْ	عِ	یْ	لُ	نْ
اَ	گَ	رْ	ہُ	وْ	تِ	ے

فائدہ:

تقطیع کے دوران لفظ کا سلامت رہنا ضروری نہیں ہے بلکہ بہت سی مرتبہ ایک لفظ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے جیسا کہ تقطیع کی مشق میں آ جائے گا۔

Scanned by CamScanner

مفرد بحروں کا نقشہ

نمبر شمار	نام بحر	ارکان اور تعداد
۱	بحر ہزج مثمن سالم	مَفَاعِیلُن ، ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ
۲	بحر رجز مثمن سالم	مُستَفعِلُن: ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ
۳	بحر رمل مثمن سالم	فَاعِلَاتُن: ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ
۴	بحر متقارب مثمن سالم	فَعُولُن: ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ
۵	بحر کامل مثمن سالم	مُتَفَاعِلُن: ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ
۶	بحر وافر مثمن سالم	مَفَاعِلَتُن: ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ
۷	بحر متدارک مثمن سالم	فَاعِلُن: ایک مصرع میں چار مرتبہ ایک شعر میں آٹھ مرتبہ

Scanned by CamScanner

نوٹ: ان سات بحروں میں سے بحر وافر عربی کے ساتھ خاص ہے اردو میں استعمال نہیں ہوتی ہے۔

فائدہ:

اس کے بعد مرکب بحروں کا نقشہ بھی پیش کیا جا رہا ہے لیکن مبتدی طلبہ پہلے صرف مفرد بحروں کو یاد کریں، مرکب بحروں میں اپنے ذہن کو نہ الجھائیں ہاں جب تقطیع کی اچھی خاصی مشق ہو جائے اور اشعار کہنا سیکھ جائیں تو اردو میں استعمال ہونے والی مرکب بحروں کو بھی یاد کر لیں۔

Scanned by CamScanner

مرکب بحروں کا نقشہ

نمبرشمار	نام بحر	ارکان اور تعداد
۱	بحرمنسرح	مُستفعِلُن ،مَفعُولاتُ، مُستفعِلُن ،مَفعُولاتُ۔ایک شعرمیں دوبار
۲	بحرمضارع	مفاعیلُن ،فاعِلاتُن ،مَفاعیلُن ،فَاعِلاتُن ۔ایک شعرمیں دوبار
۳	بحرسریع	مُستفعِلُن، مُستفعلُن ،مفعولاتُ۔ایک شعرمیں دوبار
۴	بحرخفیف	فاعلاتُن، مستفعلُن ،فاعِلُن۔ایک شعرمیں دوبار
۵	بحرمجتث	مستفعلن ،فاعلاتُن، مستفعلن ،فاعلاتُن ۔ایک شعرمیں دوبار
۶	بحرمقتضب	مفعولاتُ، مستفعل ،مفعولاتُ، مستفعلن ۔ایک شعرمیں دوبار
۷	بحرطویل	فعولن ،مفاعیلن ،فعولن ،مفاعیلن ۔ایک شعرمیں دوبار
۸	بحرمدید	فاعلاتن ،فاعلن ،فاعلاتن ،فاعلن ۔ایک شعرمیں دوبار
۹	بحربسیط	مستفعلن ،فاعلن ، مستفعلن ،فاعلن ۔ایک شعرمیں دوبار
۱۰	بحرجدید	فاعلاتن ،فاعلاتن، مستفعلن ۔ایک شعرمیں دوبار
۱۱	بحرقریب	مفاعیلن ،مفاعیلن ،فاعلاتن ۔ایک شعرمیں دوبار
۱۲	بحرمشاکل	فاعلاتن ،مفاعیلن ،مفاعیلن ۔ایک شعرمیں دوبار

نوٹ: ان بارہ مرکب بحروں میں سے اوپر کی چھ بحریں اردو اشعار میں استعمال ہوتی ہیں اور آخر کی چھ بحریں اردو میں مستعمل نہیں ہیں۔

Scanned by CamScanner

قواعد تقطیع

(۱) ہائے مخلوط:

وہ ہائے ہوز جو دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھی جائے جیسے چھ بھ پھ کھ وغیرہ کی ہاء، یہ تقطیع میں کوئی مستقل حرف شمار نہیں ہوتی ہے بلکہ اپنے سے پہلے حرف کے ساتھ ملکر ایک ہی حرف سمجھی جاتی ہے۔

(۲) نون مخلوط:

وہ نون جس کی آواز اس سے پہلے حرف کے ساتھ ملکر نکلتی ہے جیسے بھنور، ہنسا، کنواں وغیرہ کی نون، یہ بھی تقطیع میں کوئی مستقل حرف شمار نہیں کی جاتی ہے۔

(۳) یائے مخلوط:

وہ یاء جس کی آواز اس سے پہلے حرف کے ساتھ ملکر نکلتی ہے جیسے ''کیا، پیار، گیارہ'' وغیرہ کی یاء، یہ بھی تقطیع میں کوئی مستقل حرف شمار نہیں کی جاتی ہے لہذا ''کیا'' دو حرفی لفظ سمجھا جائے گا۔

(۴) واو معدولہ:

وہ واو جو لکھنے میں آتی ہے لیکن پڑھی نہیں جاتی ہے، جیسے ''خود، خواب، خواہش'' وغیرہ کی واو یہ واو دوران تقطیع گر جاتی ہے اور کوئی حرف

Scanned by CamScanner

شمار نہیں ہوتی ہے۔

(۵) نون غنہ:

یہ اگر حرف علت (الف، واو، یا) کے بعد آئے تو گر جاتا ہے جیسے آنچ، آنکھ، اونگھ، گیند وغیرہ میں۔ اور اگر حرف صحیح کے بعد آئے تو نہیں گرتا ہے جیسے رنگ، جنگ، پتنگ وغیرہ میں۔

(۶) ہائے مختفی:

وہ ہاء جو صرف اپنے ما قبل کی حرکت کو ظاہر کرنے کیلئے آتی ہے جیسے نہ، خانہ، یہ، جامہ، وغیرہ کی ہاء، اس کا حکم یہ ہے کہ تقطیع کے دوران اسکو گرایا جا سکتا ہے مگر گرانا ضروری نہیں، کبھی نہیں بھی گرتی ہے اور ایک ساکن حرف شمار ہوتی ہے جیسے: (ع) یہ جادو وہ کیسا کئے جا رہے ہیں

اس میں ''یہ'' اور ''وہ'' کی ہاء ساقط ہوگئی کیوں کہ اس کا وزن ہے ''فعولن فعولن فعولن فعولن'' اور یہ وزن اس مصرع اسی وقت ہوگا جبکہ اس ہاء کو ساقط کر دیا جائے۔ اس کے برخلاف (ع) ''مبارک ہو تجھ کو بہت آمنہ بی'' اسمیں آمنہ کے آخر کی ہاء نہیں گری ہے کیوں کہ اس کا وزن بھی وہی ہے جو اوپر والے مصرع کا ہے لیکن یہ وزن اس مصرع میں اسی وقت پایا جائے گا جبکہ اس ہاء کو باقی رکھا جائے۔

Scanned by CamScanner

(۷) یاء معروف:

جیسے ''کی، تھی، روئی، تیری، میری'' وغیرہ کے آخر کی یاء، دوران تقطیع اس یاء کو گرایا جا سکتا ہے لیکن گرانا ضروری نہیں ہے۔

(۸) یاء مجہول:

جیسے ''سے، تھے، کے، بے، بھاگے، تیرے، میرے'' وغیرہ کے آخر کی یاء، اس کو بھی تقطیع میں گرایا جا سکتا ہے لیکن گرانا اسکو بھی ضروری نہیں ہے۔

نوٹ: یائے معروف و مجہول کو ہندی الفاظ میں تو گرایا جا سکتا ہے لیکن عربی و فارسی الفاظ میں نہیں گرایا جا سکتا ہے لہذا ''شاعری''، ''نعت گوئی'' وغیرہ کی یاء نہیں گرے گی۔

(۹) واو معروف:

جیسے تو، جگنو، گھنگھرو، وغیرہ کی واو، دوران تقطیع اسکو بھی گرایا جا سکتا ہے، لیکن گرانا ضروری نہیں ہے۔

(۱۰) واو مجہول:

جیسے کو، سو، چلو، ہٹو، وغیرہ کی واو، دوران تقطیع اسکو بھی گرایا جا سکتا ہے۔

نوٹ: واو معروف و مجہول کو ہندی الفاظ میں گرایا جا سکتا ہے لیکن عربی و فارسی الفاظ میں نہیں گرایا جا سکتا ہے لہذا ''کو بہ کو'' اور ''خوشبو''

Scanned by CamScanner

وغیرہ کی واو نہیں گرے گی۔

(۱۱) واو عاطفہ:

جیسے جان و مال، دل و جان وغیرہ کی واو، اس کو اگر کھینچ کر پڑھا جائے تو تقطیع میں نہیں گرتی ہے بلکہ ایک ساکن حرف شمار ہوتی ہے۔ جیسے درودیوار، فضل وکمال وغیرہ کی واو۔ اور اگر کھینچ کر نہ پڑھی جائے تو ساقط ہو جاتی ہے جیسے جان و مال، مال وزر وغیرہ میں۔

(۱۲) جو زیر علامت اضافت یا علامت صفت ہوتی ہے وہ اگر کھینچ کر پڑھی جائے تو یاء ساکنہ سمجھی جاتی ہے اور تقطیع میں ایک ساکن حرف شمار ہوتی ہے جیسے'' زنانِ مصر، عروسِ چمن'' کی زیر، ان کی شکل اسطرح ہوگی'' زنانے مصر، عروسے چمن''۔ اور اگر کھینچ کر نہ پڑھی جائے تو کوئی حرف شمار نہیں ہوتی ہے جیسے درِ دل وغیرہ میں۔

(۱۳) کا، تھا، سا، ایسا، ویسا وغیرہ کا الف بھی دوران تقطیع گرایا جا سکتا ہے۔

(۱۴) ماضی مطلق کے آخر کے الف کو بھی گرایا جا سکتا ہے جیسے کھایا، لایا، پایا، آیا وغیرہ کا الف۔

(۱۵) ہندی مصادر کے آخر میں جو الف ہوتا ہے اسکو بھی گرانا جائز ہے مگر پسندیدہ نہیں ہے۔ جیسے کھانا، پینا، لانا وغیرہ کا الف۔

(۱۶) اگر کسی لفظ میں دو ساکن حرف لگاتار آجائیں تو دوسرے ساکن حرف کو متحرک کر لیا جاتا ہے جیسے دور، آم، تیر، وغیرہ کہ یہ سب فاع

کے وزن پر ہوں گے۔

(۱۷) اگر رکن کے شروع میں کوئی ساکن حرف آئے تو اس کو بھی متحرک کر لیتے ہیں جیسا کہ مشق میں آئیگا۔

(۱۸) ''میرا، تیرا، میرے، تیرے، میری، تیری'' کو درمیانی یاء کے حذف کے ساتھ مرا، ترا، مرے، ترے، مری، تری بھی پڑھا جاتا ہے اور لکھا بھی جاتا ہے۔

(۱۹) اگر کسی لفظ کے آخر میں تین ساکن حروف مسلسل آجائیں تو تیسرے ساکن حرف کو حذف کر دیتے ہیں اور دوسرے ساکن کو متحرک کر لیتے ہیں جیسے دوست، گوشت وغیرہ کہ یہ سب فاع کے وزن پر سہ حرفی لفظ شمار ہوں گے۔

(۲۰) وہ الف متحرک جو کسی اسم کے شروع میں آئے اور اس سے پہلے ساکن حرف ہو تو کبھی ضرورت کے وقت اس الف کو حذف کر کے اس کی حرکت اس سے پہلے والے ساکن حرف کو دیتے ہیں جیسے ''تم اپنے'' کہ اس میں الف متحرک ہے اور اس سے پہلے میم ساکن تو الف کو حذف کر دیں گے اور اسکی حرکت یعنی زبر میم ساکن کو دے دیں گے اور اس کی شکل یہ رہ جائے گی۔ تمپنے

(۲۱) ''میں ہیں، کہیں نہیں ہمیں'' وغیرہ میں جو یاء ہے نون غنہ کے گرنے کے بعد یا مجہول یا معروف ہونے کی وجہ سے اسے بھی گرایا جا سکتا ہے۔

....

Scanned by CamScanner

تقطیع کی مشق

جب آپ مذکورہ قواعد کو سمجھ کر ذہن میں بٹھالیں تو اب تقطیع شروع کریں، اس کی صورت یہ ہے کہ شعر کے ایک مصرعے کو لکھ کر وہ مصرع جس بحر میں ہے اس کے نیچے اس بحر کے ارکان کو بھی لکھ دیں پھر ترتیب وار بحر کے متحرک حرف کے مقابلے میں شعر کے متحرک حرف کو لائیں اور بحر کے ساکن حرف کے مقابلے میں شعر کے ساکن حرف کو لائیں اور شعر کے جتنے حصے پر ایک رکن پورا ہو جائے اتنے حصے کو اس رکن کے نیچے لکھ دیں، اور جو حروف ساقط ہو جائیں ان کو نہ لکھیں۔ جیسے:

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

(غالبؔ)

یہ شعر بحر ہزج مثمن سالم میں ہے۔ آپ اس کی تقطیع اس طرح کریں: ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
ہزارو خا	ہشے ایسی	ک ہر خاہش	پ دم نکلے

پہلے رکن میں نون غنہ حرف علت کے بعد آنے کی وجہ سے گر گیا، اسی طرح ''خواہش'' کی واؤ معدولہ بھی گر گئی، دوسرے رکن میں نون غنہ حرف علت کے بعد آنے کی وجہ سے گر گیا، تیسرے رکن میں ''کہ'' کی ہائے

مختفی کر گئی اور "خواہش" کی واؤ معدولہ بھی گر گئی، اسی طرح چوتھے رکن میں "پہ" کی ہائے مختفی گر گئی۔

بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
بہت نکلے	مرے ارما	ن لیکن پھر	بھی کم نکلے

تیسرے رکن میں "نون ساکن" رکن کے شروع میں آنے کی وجہ سے متحرک ہو گیا اور "پھر" میں ہائے مخلوط کو مستقل حرف شمار نہیں کیا گیا ہے، چوتھے رکن میں "بھی" کی ہائے مخلوط کو مستقل حرف شمار نہیں کیا گیا ہے اور "بھی" کی یائے معروف بھی گر گئی ہے۔

اس شعر کی بھی تقطیع کیجئے:

تمنا ہے بڑے ہو کر خدا کا دین پھیلائیں
جو ہیں بھٹکے ہوئے بندے انہیں ہم راہ پر لائیں
(اقبال)

پہلے ایک مصرع کو لیجئے۔

(ع) تمنا ہے بڑے ہو کر خدا کا دین پھیلائیں

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
تمنا ہے	بڑے ہو کر	خدا کا دی	ن پھیلائے

چوتھے رکن میں نون ساکن شروع رکن میں آنے کی وجہ سے متحرک ہو گیا اور پھیلائیں کا غنہ ساقط ہو گیا۔

Scanned by CamScanner

پھر دوسرے مصرع کو لیجئے۔

(ع) جو ہیں بھٹکے ہوئے بندے انہیں ہم راہ پر لائیں

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
ج ہے بھٹکے	ہوے بندے	انھے ہم را	ہ پر لائے

پہلے رکن میں ''جو'' کی واؤ مجہول گر گئی اور ہیں کا غنہ بھی گر گیا، تیسرے رکن میں ''انہیں'' کے آخر سے غنہ حرف علت کے بعد آنے کی وجہ سے گر گیا، چوتھے رکن میں ہ ساکنہ رکن کے شروع میں آنے کی وجہ سے متحرک ہوگئی ہے اور آخر سے نون غنہ بھی گر گیا۔

اس شعر کی بھی تقطیع کریں۔

بزم ساقی ملی دور غم ہو گئے　　　جام پی پی کے سرشار ہم ہو گئے

یہ شعر بحر متدارک مثمن سالم میں ہے۔

(ع) بزم ساقی ملی دو غم ہو گئے

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
بزم سا	قی ملی	دور غم	ہو گئے

(ع) جام پی پی کے سرشار ہم ہو گئے

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
جام پی	پی کِ سر	شار ہم	ہو گئے

دوسرے رکن میں ''کے'' کی یاء مجہول ساقط ہوگئی ہے۔

آگے ''گلہائے عقیدت'' میں جو نعتیں یا نظمیں ہیں ان میں سے ایک ایک شعر کی تقطیع کر دی گئی ہے، اسکو دیکھیں اور ہر نظم میں سے ایک یا

Scanned by CamScanner

دوشعر کی تقطیع خود کریں۔اسی طرح جواشعار آپ کے ذہن میں آئیں ان کی بھی تقطیع کریں اور اگر کسی شعر کا وزن سمجھ میں نہ آئے تو پریشان نہ ہوں، اس کو چھوڑ دیں انشاءاللہ تقطیع کی مسلسل مشق سے ہر شعر کا وزن سمجھ میں آجائے گا، اس میں آسانی کے لئے اتنا سمجھ لیں کہ جس شعر کی تقطیع کرنا چاہیں اس کے پہلے کلمہ کے شروع کے دو حروف کو دیکھیں، اگر دونوں متحرک ہوں تو شعر اس بحر میں ہوگا جس کے شروع کے دونوں حرف متحرک ہوتے ہیں جیسے مفاعیلن اور فعولن ، اور اگر پہلا متحرک دوسرا ساکن ہوتو شعر اس بحر میں ہوگا جسمیں پہلا حرف متحرک اور دوسرا ساکن ہوتا ہے۔جیسے فاعلن اور فاعلاتن وغیرہ ،اور اگر اس طرح بھی سمجھ میں نہ آئے تو جو حروف ساقط ہو سکتے ہیں ان کو ساقط کر کے دیکھیں۔

شعر کہنے کا طریقہ

جب آپ تقطیع کی اچھی طرح مشق کر چکیں تو اب کسی نظم کو (جس کا وزن آپ کو معلوم ہو) لیکر اسکے ہر شعر کے پہلے مصرعے کو چھپا دیں اس کے بعد دوسرے مصرع کے مطابق پہلا مصرع اپنی طرف سے جو ذہن میں آئے موزون کریں۔جیسے:

یہ جادو وہ کیسا کئے جا رہے ہیں
کہ ہم ان کی جانب کھنچے جا رہے ہیں
ہمیں کیا ضرورت ہے جام وسبو کی
نگاہوں سے ان کی پئے جا رہے ہیں

Scanned by CamScanner

آپ ان دونوں اشعار کے پہلے مصرع کو چھپا دیں اور پھر دوسرے مصرع کے مطابق خود نظم کریں، یہ اشعار بحر متقارب مثمن سالم میں ہیں۔اسی طرح کئی نظموں کو لیکر کریں، انشاء اللہ جلد ہی آپ شعر کہنا سیکھ جائیں گے۔

قافئے جمع کرنا:

جب آپ وزن کے مطابق کلام کہنا سیکھ جائیں تو نظم میں جو قافئے استعمال کرنا چاہیں ان کو تلاش کر کے جمع کرلیں اس کے بعد کلام کہنا شروع کریں جیسے ڈالی، کالی، خالی، پالی، مالی، وغیرہ۔ پھر حسب موقع شعر میں قافیہ لگاتے رہیں۔

فائدہ:

شعراء کا طریقہ یہ ہے کہ وہ دوسرا مصرع پہلے اور پہلا مصرع بعد میں کہتے ہیں، اس سے شعر کہنے میں آسانی ہوتی ہے اور کلام میں چاشنی بھی آتی ہے، اور واضح رہے کہ ایک نظم پوری ایک ہی بحر میں ہوتی ہے۔

Scanned by CamScanner

چند مزاحف بحریں جو اردو میں کثرت کے ساتھ استعمال ہوتی ہیں

(۱) بحرِ رمل مثمن محذوف:

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

مثال:

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہلِ جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

نوٹ:۔ اِس بحر میں کبھی آخر میں فاعلن کی بجائے فاعلات آتا ہے اس وقت اسکو محذوف کی بجائے مقصور کہتے ہیں، اور محذوف و مقصور دونوں کو ایک ہی شعر میں جمع بھی کیا جاسکتا ہے۔

(۲) بحرِ متقارب مثمن محذوف:

فعولن فعولن فعولن فَعَل
فعولن فعولن فعولن فَعَل

مثال:

بچپن کی تھی پھول سی زندگی
نہیں بھولتی یاد جس کی کبھی

Scanned by CamScanner

نوٹ:۔اس بحر میں کبھی آخر میں فعَلن کی بجائے فعول آتا ہے اس وقت اسکو محذوف کی بجائے مقصور کہتے ہیں، اس میں بھی محذوف و مقصور کوایک شعر میں جمع کیا جا سکتا ہے، شیخ سعدیؒ کی کتاب ''کریما'' اور ''بوستاں'' کے تمام اشعار اسی بحر میں ہیں۔

(۳) بحر ہزج مثمن اخرب:

مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن
مفعولُ مفاعیلن مفعولُ مفاعیلن

مثال:

رحمت کی دعا دی ہے آقا نے رقیبوں کو
دیکھا ہی نہیں ایسا انداز کریمانہ

(۴) بحر ہزج مثمن اشتر:

فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن
فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن

مثال:

عشق سے طبیعت نے زیست کا مزہ پایا
درد کی دوا پائی درد بے دوا پایا

(غالبؔ)

(۵) بحر رمل مثمن مشکول:

فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن
فَعِلاتُ فاعلاتن فَعِلاتُ فاعلاتن

مثال:

تری چال میں ہے مستی ترے لب پہ ہے ترانہ
اے صبا بتا دے آخر تو کدھر کو جا رہی ہے

(۶) بحر ہزج مسدس محذوف:

مفاعیلن مفاعیلن فعولن
مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال:

جو تھا ممتاز سارے میکشوں میں
ارے توبہ وہ توبہ کر رہا ہے

نوٹ:۔ اس بحر کے آخر میں کبھی فعولن کی جگہ مفاعیل لاتے ہیں، اس وقت اس کو محذوف کی بجائے مقصور کہیں گے، اس میں بھی محذوف و مقصور دونوں کو ایک شعر میں جمع کیا جا سکتا ہے۔

(۷) بحر مضارع مثمن اخرب:

مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن
مفعول فاعلاتن مفعول فاعلاتن

Scanned by CamScanner

مثال:

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا
(اقبالؔ)

(۸) بحرِ متقارب مقبوض اثلم سولہ رکنی:

فعولُ فَعْلُن فعولُ فَعْلُن فعولُ فَعْلُن فعولُ فَعْلُن
فعولُ فَعْلُن فعولُ فَعْلُن فعولُ فَعْلُن فعولُ فَعْلُن

مثال:

نبی اکرم شفیع اعظم دکھے دلوں کا پیام لے لو
تمام دنیا کے ہم ستائے ہوئے کھڑے ہیں سلام لے لو
(قاری طیب صاحبؒ)

(۹) بحرِ رمل مثمن مخبون:

فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن
فاعلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن فَعِلاتن

مثال:

سب کے جرموں پہ بھی کرتا ہے تو ہی رزق رسانی
تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ منکر

نوٹ:۔ یہ بحر نعت وغزل میں کثرت سے استعمال ہوتی ہے لیکن آخر میں فعلاتن کی بجائے اکثر وبیشتر فَعْلُن یا فَعِلُن یا فَعِلانُ یا فاعلان

Scanned by CamScanner

لے آتے ہیں ، اسی طرح شروع میں فاعلاتن کی جگہ فعلُن یا فعلاتن بھی استعمال کرتے ہیں۔ جیسے:

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

(اقبالؔ)

اس شعر میں آخر میں فَعْلُنْ استعمال کیا گیا ہے، علامہ اقبال کی نظم ''شکوہ وجواب شکوہ'' پوری اسی بحر میں ہے۔

کافی ہے نشانی تری چھلے کا نہ دینا
خالی مجھے دکھلا کے بہ وقت سفر انگشت

غالب کے اس شعر میں شروع میں فاعلاتن کی بجائے فَعْلُن استعمال ہوا ہے۔

(۱۰) بحر مضارع مثمن اخرب مکفوف محذوف:

مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن
مفعولُ فاعلاتُ مفاعیلُ فاعلن

مثال:

گرمی سہی کلام میں لیکن نہ اس طرح
کی جس سے بات اس نے شکایت ضرور کی

یہ بحر بھی نعت اور غزل میں کثرت کے ساتھ مستعمل ہے، مرزا غالب کے اکثر اشعار اسی بحر میں ہیں۔

....

Scanned by CamScanner

نہیں چھوڑوں گا میں طارقؔ کبھی شغل نعت گوئی
کہ یہ نعت مصطفیٰ بھی تو خدا کی بندگی ہے

گلہائے عقیدت

Scanned by CamScanner

حمد پاک

اے خدا اے خدا خالق دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

چاند سورج ستارے فلک اور زمیں
یہ مکان و مکیں اور عرشِ بریں
دہر میں ہر طرف یہ نظارے حسیں
کر رہے ہیں سبھی تیری عظمت بیاں

اے خدا اے خدا خالق دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

ان ہواؤں میں تو آبشاروں میں تو
اڑتے بادل میں تو اور پھواروں میں تو
تو ہی منجدھار میں اور کناروں میں تو
ذرے ذرے میں ہے تیری قدرت نہاں

اے خدا اے خدا خالق دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

فضل سے تیرے بلبل ہے نغمہ سرا
کیسی آواز کوئل کی ہے دلربا
اونچی پرواز شاہیں کو کی ہے عطا
حمد کرتی ہیں تیری سبھی تتلیاں

Scanned by CamScanner

اے خدا اے خدا خالقِ دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

دی ہر اک پھول کو تو نے خوشبو جدا
ہر کلی کرتی ہے شکر تیرا ادا
پتا پتا ترے نام پر ہے فدا
جھومتا ہے ترے نام پر گلستاں

اے خدا اے خدا خالقِ دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

شکر تیرا کہ ہم کو ملا وہ نبی
نور سے جس کے دنیا منور ہوئی
مصطفیٰ کا بنایا ہمیں امتی
ہے سجی جس کے صدقے میں بزمِ جہاں

اے خدا اے خدا خالقِ دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

تیری توفیق سے جو اٹھایا قلم
ایک عاصی نے کی حمد تیری رقم
اے خدا ہے یقیناً یہ تیرا کرم
فضل سے تیرے طارق ہو اشادماں

اے خدا اے خدا خالقِ دو جہاں
حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

Scanned by CamScanner

یہ حمد پاک بحرِ متدارک مثمن سالم میں ہے جس میں فاعِلُن ایک شعر میں آٹھ مرتبہ آتا ہے۔

(ع) اے خدا اے خدا خالق دو جہاں

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
اے خدا	اے خدا	خالقے	دو جہا

(ع) حمد تیری کرے کس طرح یہ زباں

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
حمد تے	ری کرے	کس طرح	یہ زبا

Scanned by CamScanner

نعت پاک

ان کی آمد ہوئی روشنی ہوگئی
دور دنیا سے سب تیرگی ہوگئی

جب نظر چاند کی ان کے رخ پر پڑی
ہیچ تو چاند کی چاندنی ہو گئی

چہرہ ہے والضحیٰ زلف واللیل ہے
انتہا آپ پر حسن کی ہوگئی

جس کے دل میں ہے عشق نبی اس کی تو
دو جہاں میں حسیں زندگی ہو گئی

جس گلی سے گذر مصطفیٰ کا ہوا
خلد سے بڑھ کے پھر وہ گلی ہوگئی

دور اب تجھ سے طارقؔ مدینہ نہیں
بند آنکھیں ہوئیں حاضری ہوگئی

یہ نعت بھی بحر متدارک مثمن سالم میں ہے۔

(ع) ان کی آمد ہوئی روشنی ہوگئی

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
ان ک آ	مد ہوئی	روشنی	ہوگئی

(ع) دور دنیا سے سب تیرگی ہوگئی

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
دور دن	یاس سب	تیرگی	ہوگئی

Scanned by CamScanner

نعت پاک

مقدر کو سنوارا ہے بہشت اپنی سجالی ہے
محمد کی محبت جس نے بھی دل میں بسالی ہے

چمک سورج نے پائی ہے طفیلِ چہرۂ انور
ہے ان کی زلف کا صدقہ ہوئی جو رات کالی ہے

زنانِ مصر نے کاٹی تھیں بیشک انگلیاں اپنی
مگر عشاقِ احمد نے تو گردن بھی کٹالی ہے

جمال ان کا جو دیکھا تو صحابی یوں ہوئے گویا
جو تجھ میں حسن ہے اس سے یقیناً چاند خالی ہے

وہ مردہ ہو گیا زندہ ملی اس کو مسیحائی
امام الانبیاء نے اک نظر جس پر بھی ڈالی ہے

ادب کے ساتھ کرنا عرض طارق کا سلام ان کو
صبا کر ناز قسمت پر تو طیبہ جانے والی ہے

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

یہ نعت پاک بحر ہزج مثمن سالم میں ہے جس میں مفاعیلن ایک شعر میں آٹھ مرتبہ آتا ہے۔

(ع) زنان مصر نے کاٹی تھیں بیشک انگلیاں اپنی

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
زنانے مص	رنے کاٹی	تھ بے شک اگ	لیا اپنی

(ع) مگر عشاقِ احمد نے تو گردن بھی کٹا لی ہے

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
مگر عشا	قِ احمد نے	تُ گردن بھی	کٹالی ہے

••

Scanned by CamScanner

نعت پاک

تصور میں اگر شہرِ مدینہ کوئی جائے گا
منور ہوگا اس کا ذہن دل بھی جگمگائے گا

محمد مصطفیٰ کی یاد جو دل میں بسائے گا
حقیقت ہے وہ محشر میں بھی کھل کر مسکرائے گا

تڑپتا ہے مسلسل دل، نہیں حاصل سکوں مجھکو
نبی کے در پہ جا کر ہی مجھے اب چین آئے گا

جو سنت پر عمل کرتا نہیں ہے رہ کے دنیا میں
شفاعت ان کی محشر میں بھلا کیسے وہ پائے گا

ستائے گا نہیں ہرگز، اندھیرا قبر کا اس کو
چراغِ عشق پیغمبر جو سینے میں جلائے گا

مجھے حاجت نہیں ہے جام و مینا کی یہاں طارقؔ
مجھے تو جام کوثر کا نبی میرا پلائے گا

یہ نعت بھی بحر ہزج مثمن سالم میں ہے۔

(ع) تصور میں اگر شہر مدینہ کوئی جائے گا

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
تصور میں	اگر شہرے	مدینہ کو	ءِ جائے گا

(ع) منور ہوگا اس کا ذہن دل بھی جگمگائے گا

مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن	مفاعیلن
منور ہو	گ اس کا ذہ	ن دل بھی جگ	مگائے گا

Scanned by CamScanner

نعت پاک

نبی کے شہر کے یارو! درو دیوار اعلیٰ ہیں
گاوں کا پوچھنا ہی کیا ،وہاں کے خار اعلیٰ ہیں

وہاں کے سنگ مل جائیں اگر سر پر اٹھانے کو
تو شاہوں کی عطاؤں سے ہزاروں بار اعلیٰ ہیں

شراب عشق پیغمبر سے جو سرشار رہتے ہیں
حقیقت ہے زمانے میں وہی میخوار اعلیٰ ہیں

بہت بھیجے پیغمبر ہیں خدا نے اے جہاں والو!
ہیں سب اعلیٰ مگر ان میں مرے سرکار اعلیٰ ہیں

نبی کے سب صحابہ مثل انجم ہیں مگر ان میں
لقب صدیق ہے جن کا وہ یار غار اعلیٰ ہیں

شفاعت ان کی مل جائے تو دنیا پار ہو طارق
سفینہ غرق ہو کیسے کہ کھیون ہار اعلیٰ ہیں

یہ نعت بھی بحر ہزج مثمن سالم میں ہے۔

نعت پاک

اے میرے خدا مجھکو، ایسا ملے میخانہ
ساقی ہوں مرے آقا، کوثر کا ہو پیمانہ

کیا خوب ہے صورت اور کیا خوب ہے سیرت بھی
ہر کوئی بھلا ان کا کیسے نہ ہو دیوانہ

رحمت کی دعادی ہے آقانے رقیبوں کو
دیکھا ہی نہیں ایسا انداز کریمانہ

پاؤں گا شفامیں اب طیبہ کی بہاروں میں
ہٹ جاؤ طبیبو میں دیوانہ ہوں دیوانہ

اے موت ابھی رک جا طیبہ تو پہونچنے دے
پھر شہر میں آقا کے تو شوق سے آجانا

سونے سے بھی بہتر ہے آنکھوں سے لگالینا
کچھ خاک مدینے کی طارقؔ جو کہیں پانا

☆☆☆☆

یہ نعت پاک بحرِ ہزج مثمن اخرب میں ہے جس کے ارکان یہ ہیں۔

مفعولُ مفاعیلُن مفعولُ مفاعیلُن

مفعولُ مفاعیلُن مفعولُ مفاعیلُن

(ع) اے میرے خدا مجھکو ایسا ملے میخانہ

مفعول	مفاعیلن	مفعول	مفاعیلن
اے میر	خدا مجھکو	ایسام	ل میخانہ

(ع) ساقی ہوں مرے آقا کوثر کا ہو پیمانہ

مفعول	مفاعیلن	مفعول	مفاعیلن
ساقی ہ	مرے آقا	کوثر ک	ہ پیمانہ

Scanned by CamScanner

نعت پاک

سبھی گل تھے خوش گیت کلیوں نے گائے
نبی میرے دنیا میں تشریف لائے

یہ ارض وفلک بھی بہت ہی مگن تھے
خوشی سے یہ شمس و قمر مسکرائے

مبارک ہو تجھ کو بہت آمنہ بی
دو عالم کے سرور ترے گھر میں آئے

کرے ناز قسمت پہ کیوں نہ حلیمہ
شہ انبیاء کو جو قسمت سے پائے

خدانے اسے شان کیسی عطا کی
قمر ہو دو ٹکڑے جو انگلی ہلائے

بظاہر ہے امی لقب اس کا طارق
مگر علم وحکمت کا دریا بہائے

یہ نعت بحر متقارب مثمن سالم میں ہے جس میں فعولن ایک شعر میں آٹھ بار آتا ہے۔

(ع) یہ ارض وفلک بھی بہت ہی مگن تھے

فعولن	فعولن	فعولن	فعولن
مگن تھے	بہت ہی	فلک بھی	ی ارض و

(ع) خوشی سے یہ شمس وقمر مسکرائے

فعولن	فعولن	فعولن	فعولن
کرائے	قمر مس	ی شمس و	خشی سے

نعت پاک

نہ تلاش موت کی ہے نہ پسند زندگی ہے
کبھی جاؤں میں مدینہ مری آرزو یہی ہے

تری چال میں ہے مستی ترے لب پہ ہے ترانہ
اے صبا بتادے آخر، تو کدھر کو جارہی ہے

مۓ عشق مصطفیٰ تو جسے مل گئی ہے اسکو
نہ تلاش میکدے کی نہ کسی شراب کی ہے

تمہیں کیا خبر ہے لوگو! مرے دل کا حال کیا ہے
ہٹو چھوڑ دو کہ ان کی مجھے یاد آگئی ہے

نہ میں چاہتا ہوں ثروت نہ جہاں کی حکمرانی
مجھے تو پسند آقا ترے در کی نوکری ہے

نہیں چھوڑوں گا میں طارقؔ کبھی شغل نعت گوئی
کہ یہ نعت مصطفیٰ بھی تو خدا کی بندگی ہے

☆☆☆☆

Scanned by CamScanner

یہ نعت بحر رمل مثمن مشکول میں ہے۔جس کے ارکان یہ ہیں۔

فَعِلاتُ فاعلاتُن فَعِلاتُ فاعلاتن

فَعِلاتُ فاعلاتُن فَعِلاتُ فاعلاتن

(ع) نہ تلاش موت کی ہے نہ پسند زندگی ہے

فعلات	فاعلاتن	فعلات	فاعلاتن
ن تلاش	موت کی ہے	ن پسند	زندگی ہے

(ع) کبھی جاؤں میں مدینہ مری آرزو یہی ہے

فعلات	فاعلاتن	فعلات	فاعلاتن
کبھ جاؤ	مے مدینہ	مر آر	زو یہی ہے

نمونۂ معجزات (نعت)

زباں پر جب کبھی ان کا مبارک نام آتا ہے
درود آتا ہے لب پر عشق دل میں جاگ جاتا ہے

اک آیت نے ہی جس کی کر دیا عاجز زمانے کو
نبی میر ا کلام ایسا زمانے کو سناتا ہے

بہت خوشیاں مناتا ہے قمر بھی چاک ہو کر جب
امام الانبیاء سوئے فلک انگلی اٹھاتا ہے

پلٹ آتا ہے سورج بھی اشارہ ایک ملتے ہی
خدا کا لاڈلا وہ جب اشارے سے بلاتا ہے

پریشاں ہو گیا جب وہ بہت مالک کی سختی سے
نبی کے پاس آکر اونٹ بھی دکھڑا سناتا ہے

وہ روٹی چند جن کو ایک دن لیکر انس آئے
دعا جب آپ کرتے ہیں بڑا مجمع تو کھاتا ہے

جدائی کی مشقت ضبط آخر کر نہیں پایا
ستوں روکر تڑپ اپنی زمانے کو بتاتا ہے

نبی کے معجزوں کو جب بیاں تو نے کیا طارقؔ
لگا ایسا کہ جنت میں تو گھر اپنا بناتا ہے

یہ نظم بحر ہزج مثمن سالم میں ہے جس میں مفاعیلن ایک شعر میں آٹھ مرتبہ آتا ہے۔

Scanned by CamScanner

مسلمانوں سے خطاب

(توحید)

لائے ہو تم جو ایمان اللہ پر
تو کرو جان قربان اللہ پر
بس عبادت اسی کی کرو مومنو
سامنے بس اسی کے جھکو مومنو

(رسالت)

حکم دیں جو نبی بس وہی تم کرو
روکیں جس کام سے مت کبھی تم کرو
پیروی تم کرو ان کی ہر بات میں
قول میں فعل میں اور عبادات میں

(مقام صحابہ)

سب صحابہ بھی ہیں محترم جان لو
ان کے ہر فرد کو مقتدیٰ مان لو
راہ سے تم اگر ان کی ہٹ جاؤ گے
راہ تم دین کی پھر نہیں پاؤ گے

(نماز)

تم نمازوں کو ہرگز نہ چھوڑو کبھی

Scanned by CamScanner

پانچوں ہی فرض ہیں منھ نہ موڑو کبھی
لیکے آئے جنہیں عرش سے مصطفیٰ
جب گئے چرخ پر فرش سے مصطفیٰ

(روزہ)

روزے بھی فرض ہیں اہل ایمان پر
ہر فقیر و غنی ہر مسلمان پر
چاہتے ہو اگر اجر دے خود خدا
روزوں کو تو کرو بھائی میرے ادا

(زکوٰۃ)

ہے زکوٰۃ آپ پر مال اگر پاس ہے
دو اسے تم اگر خلد کی آس ہے
ہے خدا کا ہی سب مال وزر ساتھیو
صرف ہو اس کے ہی نام پر ساتھیو

(حج)

حج کرو ہے اگر دل میں عشق خدا
عشق رب کا ہے انداز حج میں جدا
ہے سعادت بڑی مجھ کو بھی ہو عطا
تیرے گھر کی زیارت کبھی اے خدا

....

(شرک وبدعت سے پرہیز)

شرک و بدعت سے بچتے رہو تم سدا
راہ سنت پہ چلتے رہو تم سدا
اہل توحید ہی ہیں فقط جنتی
شرک کرتا ہے جو وہ تو ہے دوزخی

یہ پوری نظم بحر متدارک مثمن سالم میں ہے جس میں فاعلن ایک شعر میں آٹھ بار آتا ہے۔

(ع) لائے ہوتم جو ایمان اللہ پر

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
لاءہو	تم ج ای	مان ال	لاہ پر

(ع) تو کرو جان قربان اللہ پر

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
تو کرو	جان قر	بان ال	لاہ پر

Scanned by CamScanner

الوداعی ترانہ جامع مسجد امروہہ

جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں
اشک آنکھوں میں ہیں غم ہے دل میں نہاں
پھر ملے گا چمن کوئی تجھ سا نہیں
تیری فرقت پہ ہیں بلبلیں سب حزیں
پھر یہ ہو گا چہکنا پھدکنا کہاں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

بزم ساقی ملی دورغم ہو گئے
جام پی پی کے سرشار ہم ہو گئے
کیسے کاٹو گے رندو! بھلا دوریاں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

رہنما ہے سنو جس کا ہر نقش پا
وہ مربی ریاست سا ہم کو ملا
جن سے سمجھے ہیں فرقِ سودوزیاں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

وہ خطیب زماں شہسوارِ قلم
ناز زاہد کی ہستی پہ کرتے ہیں ہم
علم ودانش کا ہے ایک دریارواں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

Scanned by CamScanner

آسمانِ تصوف کا اختر ملا
یعنی شاہد سا ہم کو وہ رہبر ملا
پھر ملے گا ہمیں ایسا مشفق کہاں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

فقہ حنفی میں منصف کی کیا شان ہے
سچ ہے وہ وارثِ فقہ نعمان ہے
قاضئ وقت ہے اور فقیہِ زماں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

رشک کرتا جو ہوتا وہ سحبان بھی
وہ فصاحت زباں میں ہے عفان کی
علم جس کا ہے ہر ہر طرف ضوفشاں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

علم نبوی میں جس کا ہے اعلی مقام
عبدرزاق تحقیق کا ہے امام
ہاں وہ شیریں سخن اور شیریں بیاں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

فکر ملت کی رہتی ہے جس کو سدا
بو امامہ مفکر ہے وہ وقت کا
شاعرِ وقت ہے وہ ادیب زماں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

دوستو ہو رہے ہیں جدا ہم سبھی
اب تو کرتا ہے طارق دعا بس یہی
تم کو رکھے خدا ہر گھڑی شادماں
جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

یہ ترانہ بھی بحر متدارک مثمن سالم میں ہے جس میں فاعلن ایک شعر میں آٹھ بار آتا ہے۔

(ع) جارہے ہیں تجھے چھوڑ کر گلستاں

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
جارہے	ہے تجھے	چھوڑکر	گلستا

(ع) اشک آنکھوں میں ہیں غم ہے دل میں نہاں

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
اشک آ	کھوم ہے	غم ہ دل	مے نہا

....

مسلمانوں کا ماضی اور حال

بقلم برادر عزیز حافظ محمد ثاقب ندیم سلمہ

جب نبی کی محبت میں سرشار تھے
رب واحد کے سچے پر ستار تھے
دین اسلام کے جب وفادار تھے
تب تو ہم ہی جہاں بھر کے سردار تھے
کانپ جاتے تھے دشمن ہمیں سوچ کر
چھوڑ دیتے تھے میداں ہمیں دیکھ کر
قافلے چلتے تھے جب بیابانوں میں
لرزہ آجاتا تھا تو صنم خانوں میں
پرچم حق فضا میں جو لہراتا تھا
شعلۂ برق باطل پہ گر جاتا تھا
اپنا مسکن بناتے تھے صحراؤں میں
ڈال دیتے تھے گھوڑے بھی دریاؤں میں
مشعلِ حق جلاتے تھے بت خانوں میں
نعرۂ حق لگاتے تھے میدانوں میں
اک صدا سے درندے دہل جاتے تھے
حکم پر دشت سے بھی نکل جاتے تھے
کشتیاں ہم جلاتے تھے یہ سوچ کے
مضمحل ہو نہ جائیں کہیں حوصلے
بحر ظلمات کو یاد ہے وہ پکار
کہہ رہا تھا خدا سے جب اک ذی وقار.
گر زمیں کا نہ ہو جاتا یاں اختتام
اور آگے بھی لے جاتے تیرا پیام

تھا یقیں ایسا اللہ کی ذات پر
زہر بھی جس سے ہو جاتا تھا بے اثر
کیسے تھے حکمراں اور کیسا زماں
ایک خط سے ہی ہو جائے دریا رواں
اٹھی یثرب سے یا ساریہ کی پکار
فتح سے لشکرِ حق ہوا ہمکنار
تشنہ لب دوسرے کیلئے جان دی
ایسی تمثیل قائم کی ایثار کی
جب تلک رب سے عہدِ وفاداری تھا
ایک مسلم ہزاروں پہ بھی بھاری تھا
آج حکمِ خدا سے ہم انجان ہیں
اس لئے ہر جگہ ہم پریشان ہیں
آج بھی دور ہو سکتا ہے انحطاط
شرط ہے ہم خدا سے کریں ارتباط
گر خدا کے وفادار ہو جائیں ہم
تو جہاں بھر کے سردار ہو جائیں ہم
ہے دعا گو خدا تجھ سے ثاقب ندیم
پھر سے کر دے ثریا پہ ہم کو مقیم

یہ پوری نظم بحرِ متدارک مثمن سالم میں ہے۔

(ع) جب نبی کی محبت میں سرشار تھے

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
جب نبی	کی محبْ	بت مِ سر	شار تھے

(ع) ربِ واحد کی سچے پرستار تھے

فاعلن	فاعلن	فاعلن	فاعلن
ربِ وا	حدکِ سچ	چے پرس	تار تھے

Scanned by CamScanner

جامعہ بیت العلوم سرائے میر اعظم گڑھ

مولانا عمر عبداللہ صاحب قاسمی جامعہ بیت العلوم کے سابق متعلم اور بہترین نعت خواں ہیں، مندرجہ ذیل اشعار احقر نے انہیں کے حکم سے تحریر کئے ہیں۔

بس گیا ہے دل میں سب کے ہر کوئی دیوانہ ہے
جامعہ بیت العلوم ایسا حسیں میخانہ ہے

ہر طرف گونجا یہاں سے نغمۂ دینِ متین
پر توِصفہ ہمارا یہ حسیں کا شانہ ہے

جھومتا ہے یہ چمن سارا خدا کے نام پر
ذرہ ذرہ مصطفے کے عشق میں مستانہ ہے

جان قرباں تجھ پہ کرتے ہیں سبھی اے جامعہ
تو ہے ایسی شمع جس کا ہر کوئی پروانہ ہے

مادرِ علمی ترے فرزند بھی کیا خوب ہیں
مشغلہ جن کا خدا کے دین کو پھیلانا ہے

خونِ دل سے سینچا تھا عبدالغنی نے جو چمن
اس کی نکہت سے ہمیں سارا جہاں مہکانا ہے

مفتی عبد اللہ سا ایسا ہمیں رہبر دیا
کام جن کا سنتوں کو ہر طرف پہونچانا ہے

جامِ الفت پی لے طارقؔ تو بھی اس میخانے سے
بادۂ عشقِ نبی کا گردش میں یاں پیانہ ہے

یہ نظم بحر رمل مثمن محذوف میں ہے جس کے ارکان یہ ہیں:

فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلن

(ع) بس گیا ہے دل میں سب کے ہر کوئی دیوانہ ہے

فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن
بس گیا ہے	دل میں سب کے	ہر کوئی دی	وانَ ہے

(ع) جامعہ بیت العلوم ایسا حسیں میخانہ ہے

فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلاتن	فاعلن
جامعہ بے	ت العلو مے	سا حسی مے	خانَ ہے

یونس کمپیوٹرس:

ہر طرح کی ڈیزائینگ وٹائپنگ کیلئے ایک بار خدمت کا موقع دیں۔

محمد عتیق ضیاء انصاری سیتاپوری

Call:#8006079087

Scanned by CamScanner

مناجات

بقلم حافظ محمد ثاقب سلمہ

خدا میرے! خطاؤں سے تو میری درگزر کر دے
گناہوں سے بچوں ہر دم مجھے ایسا بشر کر دے
نہ دنیا چاہتا ہوں نہ تمنا ہے امیری کی
دعا ہے اے خدا مجھ پر عنایت کی نظر کر دے
گزاروں زندگی پوری عبادت میں تری مولیٰ
اسی میں زندگی کی میری تو شام و سحر کر دے
دغا باز و فریبی سب بتاتے ہیں زمانے میں
خدا یا تو مجھ اپنے وہاں بس معتبر کر دے
بدل دے دل مرا مولیٰ دعا ہے بس یہ ثاقبؔ کی
نہ کھاؤں خوف باطل سے مرا ایسا جگر کر دے

یہ نظم بحر ہزج مثمن سالم میں ہے، جس میں مفاعیلن ایک شعر میں آٹھ مرتبہ آتا ہے۔

Scanned by CamScanner

دعائیہ کلمات

مشفق ومربی استاذ محترم حضرت اقدس علامہ

حفظ الرحمن صاحب دامت برکاتہم

استاذ فقہ وفلسفہ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

پیش نظر کتاب شاعری سیکھئے مع گلہائے عقیدت علم عروض میں ایک آسان اور قیمتی کتاب ہے، جس نے عزیزم مفتی محمد طارق قاسمی المظاہری نے فن عروض کے قواعد وضوابط کو بہت ہی عمدہ اور سہل انداز میں جمع کیا ہے، ظاہر ہیکہ کسی بھی فن کو اگر دینی واسلامی خدمات کی انجام دہی کیلئے حاصل کیا جائے تو اسکا حصول باعث اجر وثواب اور تقرب الی اللہ کا ذریعہ ہوتا ہے، علم عروض کو بھی اگر اسی مقصد کیلئے سیکھا جائے تو اسکا حصول بھی نجات اخروی کا سبب ہوگا۔

لہذا اس کتاب سے استفادہ کرنے ولوں کو میرا یہی مشورہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے اور علم عروض کے حاصل کرنے سے انکا مقصد اصلاً حمد ونعت گوئی ہو اور شاعری اس کے تابع ہوتا کہ اس علم کی تحصیل ان کے حق میں فلاح درین کا ذریعہ بن سکے (جیسا کہ عزیز مؤلف نے عروض کو سیکھنے کے بعد حمد ونعمت ہی کو اپنا مقصد ومحور بنایا ہے (اللہ تعالیٰ اس کتاب کو شرف وقبولیت سے نوازے، اور مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (آمین)

حفظ الرحمن استاذ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور

یونس کمپیوٹرس
محمد عتیق ضیا انصاری
8006079087